کپاس کی گلابی سنڈی کا تدارک

(زرعی فیچر سروس، نظامت زرعی اطلاعات پنجاب)

کپاس کو پاکستان کی معیشت میں اہم حیثیت حاصل ہے کیونکہ کپاس کا قومی جی ڈی پی میں 1.5 فیصد حصہ ہے جبکہ پاکستان کی برآمدات کا 60 فیصد حصہ کپاس اور اس سے تیار شدہ مصنوعات سے حاصل ہوتا ہے۔ دنیا بھر میں کپاس پیدا کرنے والے ممالک میں پاکستان چوتھے نمبر پر ہے جبکہ کپاس کی ملکی سطح پر کل پیداوار کا 70 فیصد پنجاب میں پیدا ہوتا ہے۔ یکم اپریل سے کپاس کی فصل کی کاشت کا آغاز ہو چکا ہے اور محکمہ زراعت پنجاب کی طرف سے کپاس کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار میں اضافہ کے لیے جامع حکمت عملی کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ کپاس کی بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لیے فصل کو رس چوسنے والے کیڑوں اور سنڈیوں سے خاص طور پر گلابی سنڈی کے حملہ سے بچانا، جڑی بوٹیوں کی تلفی، اچھا اور معیاری منظور شدہ بیج کا استعمال اور فصل کی باقیات کی تلفی از حد ضروری ہے کیونکہ کیڑوں کے حملہ سے نہ صرف کپاس کی پیداوار میں کمی واقع ہوتی ہے بلکہ پھٹی کا معیار بھی متاثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے مقامی اور بین الاقوامی مارکیٹ میں اس کا ریٹ کم ملتا ہے۔ اس وقت محکمہ زراعت پنجاب کی طرف سے گلابی سنڈی کے غیر موسمی تدارک کی مہم جاری ہے تا کہ آئندہ سیزن میں کپاس کی فصل کو اس نقصان دہ کیڑے کے حملہ سے محفوظ کیا جا سکے۔ گلابی سنڈی کپاس کی فصل کے بعد اپنی زندگی کا دورانیہ کپاس کی باقیات پر مکمل کرتا ہے۔ گلابی سنڈی کے انسداد کا ایک موثر طریقہ سرمئی نیند سوئی سنڈیوں کی تلفی ہے۔ اکثر علاقوں میں کپاس کی چھڑیوں کو بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے ایسی صورت میں چھڑیوں کو کھیتوں سے دور کھلے آسمان کے نیچے عموداً ترتیب سے رکھا جائے اس کا مقصد ان کھلے ٹینڈوں کو سورج کی روشنی اور حرارت پہنچانا ہے جس سے ان میں موجود سرمائی نیند سوئی ہوئی گلابی سنڈی اپنی خوابیدگی چھوڑ کر بلوغت کو جلد پہنچ جائے گی اور خوراک نہ ہونے کی وجہ سے خود بخود تلف ہو جائے گی۔ کپاس کی چھڑیوں کو اگر زیادہ عرصہ تک رکھنا ہو تو ان کی چھوٹی ڈھیریاں عمودی رُخ ترچھی رکھیں اور ایک ماہ کے وقفہ سے ان کو الٹ پلٹ کرتے رہیں۔ آف سیزن مینجمنٹ کی ایک اہم کڑی میزبان خوراکی پودوں اور جڑی بوٹیوں کا خاتمہ ہے۔ جڑی بوٹیاں کپاس کی پیداوار میں 30 سے 40 فیصد تک کمی کا باعث بنتی ہیں۔ جڑی بوٹیاں نہ صرف فصل کے ساتھ پانی، خوراک، روشنی اور جگہ میں حصہ دار ہوتی ہیں بلکہ یہ نقصان دہ کیڑوں کو بھی تحفظ فراہم کرتی ہیں۔ کچھ جڑی بوٹیاں مثلاً پیازی، جنگلی پالک، جنگلی دھودک اور ہزار دانی کپاس کی ملی بگ کے پھیلاؤ کا سبب بنتی ہیں لہذا ایسی نقصان دہ جڑی بوٹیاں اور میزبان خوراکی پودوں کو کھیتوں، کھالوں اور وَٹوں سے ضرور تلف کریں۔ پودوں پر پھول گڈی لگنے سے پہلے جڑی بوٹیوں کی تلفی سے کپاس کی فی ایکڑ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ کاشتکار کپاس کی بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لیے محکمہ زراعت پنجاب کی سفارشات پر بھی عمل کریں۔ کاشتکار محکمہ زراعت پنجاب کی مخصوص علاقوں کے لیے منظور شدہ اقسام ہی کاشت کریں۔ امسال زرعی پالیسی کے تحت ملتان، خانیوال، لودھراں، وہاڑی، بہاولنگر، بہاولپور، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان، لیہ، مظفر گڑھ اور راجن پور کے اضلاع کے کاشتکاروں کو کپاس کی منظور شدہ اقسام آئی یو بی-2013، ایف ایچ لالہ زار، ایف ایچ-142، بی ایس-15، ایم این ایچ-886 پر کروڑوں روپے سبسڈی کی فراہمی کی جا رہی ہے۔ اس منصوبہ کے تحت حکومت پنجاب آئندہ فصل کے لئے کاشتکاروں کو 1 لاکھ ایکڑ رقبہ کے لئے کپاس کا بیج فراہم کرے گی اور وفاقی حکومت کی طرف سے بھی مزید 1 لاکھ ایکڑ رقبہ کے لئے کپاس کا بیج فراہم کیا جائے گا جس پر 1 ہزار روپے فی بیگ سبسڈی دی جائے گی۔ زمین کی تیاری کے لیے گہرا ہل چلائیں اور زمین کی ہمواری بذریعہ لیزر لیولنگ کریں تا کہ پودوں کی جڑیں آسانی سے گہرائی تک جا سکیں اور وتر دیر تک قائم رہے۔ پودوں کی فی ایکڑ سفارش کردہ تعداد کے حصول کے لیے بیج کی روئیدگی بوائی سے پہلے ٹیسٹ کریں۔ کھیلیوں

پر کاشت کی صورت میں منظور شدہ اقسام کا 8 کلوگرام براترا ہوا اور تصدیق شدہ بیج فی ایکڑ جبکہ ڈرل سے کاشت کے لیے 8 سے 12 کلوگرام براترا ہوا بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔ اپریل کاشتہ فصل میں پودوں کی تعداد 23 ہزار جبکہ مئی کاشت فصل میں پودوں کی تعداد 35 ہزار فی ایکڑ رکھیں جبکہ خریف ڈرل کے ساتھ اڑھائی فٹ کے فاصلہ پر قطاروں میں بیج کاشت کریں۔ پٹریوں پر کاشت کی صورت میں قطاروں کا درمیانی فاصلہ اڑھائی فٹ رکھیں اور پہلے نالیوں میں 6 سے 7 انچ کی گہرائی تک پانی لگائیں پھر پانی کی سطح سے 1 انچ اوپر ہاتھ سے بیج لگائیں۔ زمین کی بہتر تیاری، منظور شدہ اقسام کے زہر آلود بیج کی کاشت اور جڑی بوٹیوں کی بروقت تلفی زیادہ پیداوار کی ضامن ہے۔ بوائی سے پہلے بیج سے براتارنے کے لیے گندھک کا تجارتی تیزاب بحساب 1 لٹر فی 10 کلوگرام بیج استعمال کریں۔ کاشتکار لٹمس پیپر کے استعمال سے یقین کرلیں کہ بیج سے تمام تیزاب نکل چکا ہے۔ اگر لٹمس پیپر کا رنگ سرخ نہ ہو تو سمجھ لیں کہ بیج میں تیزاب باقی نہیں رہا۔ بوائی سے پہلے پانی کی بالٹی یا ٹب میں بیج ڈال کر تیرنے والے بیج الگ کرلیں اور صرف نیچے بیٹھ جانے والے بیج ہی بوائی کے لیے استعمال کریں جبکہ بوائی سے پہلے بیج کو زہر آلود ضرور کریں۔ براترے ہوئے، تیزاب سے پاک، نیچے بیٹھ جانے والے اور زہر آلود بیج کی کاشت سے فصل کی نشوونما بہتر ہوگی اور فصل ابتدا میں ایک ماہ تک رس چوسنے والے کیڑوں خاص طور پر سفید مکھی کے حملے سے محفوظ رہے گی جو پتہ مروڑ وائرس کی بیماری کا سبب بنتی ہے۔ توقع ہے کہ زرعی پالیسی کے تحت حکومتی سبسڈی سکیم کے ذریعے کپاس کی پیداواری لاگت میں کمی ہوگی اور ان کے منافع میں بھی اضافہ ہوگا جبکہ کاشتکاروں اور جننگ فیکٹریوں کے عملے کے تعاون سے کپاس کی گلابی سنڈی کے غیر موسمی تدارک کی اس مہم کو نتیجہ خیز اور کامیاب بنایا جائے گا۔ کاشتکاروں کا بھی فرض ہے کہ وہ حکومت پنجاب کی کسان دوست پالیسیوں سے فائدہ اٹھائیں اور کپاس کی پیداوار میں اضافہ کی اس مہم میں بھرپور کردار ادا کریں تاکہ ہمارے کاشتکار خوشحال ہوں اور ملکی معیشت کو بھی مستحکم بنایا جاسکے۔

☆☆☆☆